5905-خوراک اور کھانے والے کی طبعیت میں تعلق

سوال

اسلام میں خنزیر اور گدھے کے گوشت کی حرمت کا سبب کیا ہے، اور کیا خوراک اور کھانے والوں کی طبیعت میں کوئی تعلق پایا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"خوراک کھانے جس چوچیز خوراک کھا رہا ہے اس کی طبیعت اور فعل میں اس کی شبیہ ہے، جس طرح اللہ تعالی کی حکمت مخلوق پیدا کرنے میں ہے، اسی طرح اس کی شرع اور اس کے احکام میں حکمت ہے، وہ اس طرح کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں پر خبیث اور ناپاک اشیاء بطور خوراک حرام کی ہیں، کیونکہ جب وہ ان اشیاء کو بطور خوراک استعمال کرینگے تو وہ اس کا جزء بن جائیگی تو ان کے اجزاء ان کی خوراک کے مشابہ ہو جائینگے، کیونکہ خوراک کھانے والا خوراک کی شبیہ ہے.

بلکہ وہ تو جوہر میں بدل جاتی ہے، اس لیے نوع انسانی اپنی خوراک کے اعتدال کی بنا پر مزاج میں سے زیادہ معتدل ہے، خون اور چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں کے گوشت کی خوراک تناول کرنا کھانے والے میں چیر پھاڑ کرنے اور لوگوں پر زیادتی کرنے کی شیطانی قوت پیدا کرتا ہے.

اس لیے شریعت کا اس طرح کی خوراک حرام کرنا شریعت کے محاسن میں شامل ہوتا ہے، لیکن جب اس کے مدمقابل کوئی اس سے بھی زیادہ راجح مصلحت ہو، مثلا ضرورت کی حالت میں، اس لیے جب عیسائیوں نے خنزیر کا گوشت کھایا تو ان میں ایک قسم کی سختی اور شدت پیدا ہو گئی.

اسی طرح جو وحشی جانوروں اور کتوں کا گوشت کھاتا ہے اس میں اس کی قوت بن جاتی ہے، اور جب شیطانی قوت کچلی والے وحشی جانوروں میں ثابت ہے تو شریعت نے اسے حرام قرار دے دیا، اور جب اونٹ میں شیطانی قوت تھی تو شریعت نے اونٹ کا گوشت کھانے والے کے لیے وضوء کے ساتھ توڑنے کا حکم دیا.

اور جب گدھے کی حماری طبیعت گدھے کو لازم تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے حرام قرار دے دیے، اور جب خون شیطان کا مرکب اور اس کے سرایت ہونے کی جگہ تھی تو اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے لازمی حرام کر دیا.

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالی کی مخلوق اور اس کے حکم کی حکمت میں غور و فکر کرتا اور وہ ان دونوں کے درمیان طبیق دیتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالی اور اس کے اسماء وصفات کی معرفت کا ایک عظیم باب کھل جاتا ہے.